بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے

آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

مورخہ ۔۴۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | چشم گوش باتو گرانی چہا در قادیان بینی

جلد (۶) — نمبر (۱۶)

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوة محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر ماندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعدی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا۔ رسید ندا اخبار مین چھاپ جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہتا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہی ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ احباب کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہین۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک لائٹ

نیت حاضر ضما — شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پرن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑھے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد — کونٹھ کونٹی کے پادری پیڑ گیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چوطھے کی کریدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کے بعد پادری صاحب نے استرے کے ساتھ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کردیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہیں کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق — شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیوں کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہردو گرفتار — شہر فندیسگ کے پادری رے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس دیرہ ہردو اچانک اپنے شہر سے بھاگ گئے اور کولمبس میں گرفتار ہوگئے لیکن ان کا نکاح ہوچکا ہے ہردو کا بیان ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری — پادری جیمیر کار صاحب پر عدالت بالٹی مور میں مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہے۔

بدچلن پادری — شہر لارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کیوجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیوں کے سامنے ظہور میں آئی تھی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری پنے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک — شہر ڈی ٹرائیٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہیں اور اسی شہر کے شراب فروش لیہز کی بیوی بھی غائب ہوگئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہیں اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتوں کے ساتھ عشق محبت کا تعلق رکھتے تھے اور ان میں سے ایک شراب فروش کی بیوی تھی مطلقہ کا بیان ہے کہ میں نے شراب فروش کو جتلادیا تھا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بھی نظر شفقت رکھتے ہیں۔ مگر وہ کہنے لگا کہ میں پادری کو اپنے ہاں آنے سے روک نہیں سکتا کیونکہ میرے شرابخانہ کے معقول گاہک ہیں۔

قاتل پادری — شہر گلاس اپورٹ کے پادری کارسکا صاحب سی پران کے ریڈر کی ایک بھیڑ زدجہ کریو جیوسکی نے ان پر نالش کی ہے کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کردیا ہے اس کے عوض میں مجھے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جلتے ہوئے شہر بریڈاک میں گرفتار ہوئے اور جیل خانہ میں رکھے گئے تھے۔

ناجائز حملہ — شہر ہیوریاہ کے پادری گٹ صاحب نے ایک چھوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جھوٹھ بولا اور انکار کیا۔ پھر لاچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ اداکرکے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت — شہر اوٹی کا کے پادری گے صاحب کو عادت تھی کہ لوگوں کے گھروں میں جاکر کھڑکیوں میں سے ایسے وقت جھانکا کرتے تھے جب کہ عورتیں کپڑے اتارا کرتی تھیں شکایت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفےٰ دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن — شہر الیون ولا کے پادری لیننگ صاحب ایک نائن کو ساتھ لے کر بھاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبروں میں سنسنی پھیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا

نتیجہ شراب نوشی — شہر نیویارک کے مشرقی کوچہ ۱۸ میں پادری کوان صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہردو آپس میں عشق و محبت کے خطوط لکھ چکے تھے اور شہر نیویارک میں ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تھا مگر راستہ میں پادری صاحب اور ان کی ساتھی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچاسکے اور ایک ہوٹل میں جہاں عارضی قیام تھا ہردو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب — شہر سگی ناکے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم — لاہیسی صاحب لکھتے ہیں کہ توریت کے اس احکام میں سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہیں کرتا ہاں مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہیں۔

ناجائز اختیار — اٹلی میں پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تاریں چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کررہے ہیں تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ مفت میں تاریں دیتا پھرے۔

اگستین — عیسائیوں کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ میں امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ صحیح نہیں کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تھا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو آخیر میں جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اس طرف کے لوگوں کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھ لیتا کہ مسیح نے مشرق میں بیٹھ کر مغربی کرے کے لوگوں کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال میں ڈوئی کا واقع دیکھ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری — شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے تحریری درخواست گورنمنٹ میں پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسویت کو ترک کرتے ہیں یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس کے عوض میں اختیار کیا کیا ہے

کس کو مانیں اور کس کو چھوڑیں — اخبار ٹرو تھ سیکر میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ چار انجیلیں ہیں۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تھی متی کہتا ہے کہ دو آئی تھیں۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تھیں لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تھیں اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹا کہیں اور کس کو سچا بتائیں۔ پھر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تھا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندھیرا تھا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح - مورخہ ۱۸ - اپریل ۱۹۰۷ء - خدا کی تازہ وحی

۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء - ۱ - خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا - پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے - ۲ - انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

۳ - انّی مع اللہ الکریم

۴ - طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی -

۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء - "دہلی مین واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا"

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہوچکا ہوا ہی - تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں مین سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دوسرے الہامات مین بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہی یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہوکر ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

۱۴ - اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ

ترجمہ - میں دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں

۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - ۱ - فتح ہے تمہاری - ۲ - تمہارے نام کی ۳ - اِنّ شانئکَ ھو الابتر - ۴ - حذّ طباۃ ۵ - انت منّی بمنزلۃ موسیٰ - ۶ - احمدؐ - غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہی) ۷ - پھر قرآن مجلد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدام کے دل مین یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے - سو الحمد للہ کہ وہ خدا جو ہر طرح کی تائیدین اور نصرتین اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس مین یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے - کہ چونکہ بڑے بڑے نشانون کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس مین ترقی ہوگی - جیساکہ یأتون من کل فجٍ عمیق ذخیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - اس لئے اُن آنے والون کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسون مین نہین - تو کم ازکم روز کے آنیوالے مہمانون کے لئے اس مسجد مین گنجائش ہوسکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے بآسانی مشرف ہوسکین اور آپ کے کلمات طیبات سے متمتع ہوسکین - پہلے ہماری مسجد مین صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آسکتے تھے مگر اس نئے حصہ کے ساتھ ملنے سے اب انشاء اللہ ڈیڑھ سو پونے دوسو آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے - لہذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے - اس کے لئے مین اب جماعت کے ان مخلصون کے سامنے اپیل کرتا ہون جو ہر سال یہان آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہین کُل تخمیناً چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد مین مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے - یہ رقم جتنی جلدی پوری ہو جاوے بہتر ہے - خاکسار محمد علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی - اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب دیگر اخبارات مین ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہین جس کے الفاظ یہ ہین ارادت زمان الزلزلۃ - اس کے مطابق شب درمیانی ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۱۱ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات مین سخت زلزلہ محسوس ہوا - کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہین - ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی - سبحان اللہ ہمارے امام کی باتین لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہین - غلام رسول نیم صاحب گھمیانہ ضلع جھنگ سے لکھتے ہین - کہ ماہرین کا دعوی اور فتوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہین آئیگا - شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہان بڑا زلزلہ آیا - آدمی سب جو سو رہے گئے تھے - بھاگ کر مکانون سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے - چڑیان گھونسلون سے گر پڑین - سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبرین آئی ہین - کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے - ۃ

آپ کی توجہ درکار ہے - اخبار کی طرف - کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کرین - ہنوز تعداد مین آپکی توجہ سے بہت ترقی ہوسکتی ہے خریدار بھی ایسے ہون جو بروقت قیمت عطا فرماوین

ۃ جبرآباد ضلع پشاور سے عبداللہ نام ایک صاحب لکھتے ہین کہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
یستنبئونک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث مین میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اُس پرچہ مین مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہین اور دنیا مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوے مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ مین نے آپ سے بہت دُکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ مین دیکھتا ہون کہ مین حق کے پھیلانے مین مامور ہون اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہین اور مجھے اُن گالیون اور ان تہمتون اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہین کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہین ہو سکتا اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندون کو تباہ نہ کرے اور اگر مین کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچین گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہ ہوئی تو مین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر مین نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھون سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین۔ مین ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوؤن سے بھی بدتر جانتے ہین جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور انہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون پر بد اثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ انہین تہمتون کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو۔ مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اس کے نیچے لکھدین۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے۔

الراقم۔ عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد
مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیازنامہ بخدمت منشی عبد الحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بر وفات منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم۔ السلام علیکم۔

مجھے آپ سے اُنس ہے اور سچا اُنس ہے اور جو کچھ مین یہان لکھنے لگا ہون اُسی سچے انس کے باعث لکھتا ہون جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس انس کی وجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہین جو نور اور ہدایت مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہین آپ ان چند واجب التعظیم احباب سے ہین جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے مین آپ نے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی۔ جو آپ کو عالیحضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور اونکے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تھا۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہو کر میرا فرض ہے کہ مین کلمہ خیر سے اس وقت دریغ نہ کرون۔

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دوست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کرین گے۔

یہ تو آپ مان لین گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہین اور سعید انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ خود ایک معاملہ مین غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیحہ ظہور پذیر ہو جاوین تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے مین دیر نہ لگاوے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون سے چلے گئے۔ ان کے متعلق آپکا ایمان تھا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہین ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ مین بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تھا۔ آپ اس بات سے بھی واقف ہین کہ جناب احدیت نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی الٰہی بخش کے تتبع میں نہ تھا بلکہ براہین میں مقدس مصنف براہین کا ایک نام بھی ہے جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق اور موید آپ اور آپ کا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسیٰ اور کس کو فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات تو کسی نتیجہ تک انسان کو جلد نہیں پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کریں کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون موسیٰ کی زندگی میں ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ اس کے بعد دنیا میں رہے۔ اب منشی الٰہی بخش اور جناب مرزا صاحب میدان میں ایک میدان میں نکلے۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہیں جس

طرح جناب موسیٰ اور فرعون طوفان نیل میں سے دونوں گزرے اسی طرح ان دونوں مدعیان کے اردگرد بھی طوفان طاعون زور وشور میں تھے۔ اب آپ خود ہی فرمادیں کہ کون اس طوفان میں غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کن ہے دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ صحیح نتیجہ کی امید رکھنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا بھی دشواری سے خالی نہیں۔ اس لئے میں نے آپکے سامنے یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپنے کبھی اس امر پر غور نہیں کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام میں جب میں آپ کی معلومات متعلق حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جناب مرزا صاحب کی صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف اس کی زندگی میں ہلاک ہوجائیں گے۔ اب آپ کے دوست نے بھی اسی فہرست میں ایک نام کی اور ایزادی کردی۔ لہذا اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی غور کرلیں کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں اشاعۃ السنہ والے نمونے کفر پر مہریں لگائیں تھیں ان میں سے کس قدر آج زندہ ہیں اگر آپ تحقیق کرنا چاہیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان میں سے بمشکل انگلیوں پر ہی اس وقت آپ بعض ملا گن سکیں گے جو کسی مصلحت ربّی کے ماتحت زندہ ہیں ورنہ سب خائب وخاسر ہوگئے اور ان میں سے بعض کو وہ شرمناک موتیں نصیب ہوئیں کہ جو ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تھیں۔ وہ لودیانہ کے چار بھائی مولوی جو کفر میں اس قدر غلو کرتے تھے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈھی ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رسل بابا امرتسری۔ راجہ جہانداد خان گکھر۔ ملا احمد پشاوری۔ آتھم امرتسری امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہیں جن کا اب نام ونشان نہیں وہ ہلاک ہوئے اور عجیب بات یہ ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد میں نہ رہا۔ آپ کو کیا کبھی بھی یہ خیال نہیں آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن کیوں ترقی ہورہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیوں مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت عالمگیر ہوجاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر ہیں اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کرسکیں تو کرسکیں ورنہ ان کا کوئی مددگار ومعین نہیں ہوتا اور ان کو کسی قسم کی قلمی یا درمی مدد نہیں ملتی کیوں فتوحات کے ابواب مرزا صاحب پر کھلتے جاتے ہیں کیوں لوگ اپنے مالوں کو جانوں کو اور اپنی معلومات کو اور اپنی تعلیموں کو اس کے راہ میں قربان کرتے ہیں اور کیوں اس کے مخالفین کی امداد میں زمانہ کھڑا نہیں ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت رکھتا ہے۔ آپ اسی شخص کی بابت غور کریں جس کو آپکے دوست الٰہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر تھے اور خود ان کو کس قدر جرأت اور یقین اپنے آپ پر تھا جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریاں کیں تو پھر آخر کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق خود قطعی علم نہیں کہ ان کا مفہوم ومصداق کیا ہے پھر انکے الہامات اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست برادری کے لحاظ سے چند آدمی تھے بھی تو وہ کتنی جلدی اٹھائے گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیرالدین صاحب وغیرہ آخر الٰہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیاں دیکھنے کے لئے زندہ رکھا جس کا مزا وہ بہت حد تک چکھ بھی رہے ہیں۔ یہی چند ایک مددگار منشی الٰہی بخش کے تھے آپکے سوا آپ مجھے بتلاسکیں گے کہ عصاء موسیٰ والے کے ہم آواز اور اس کی ذاتی عقائد اور دعاوی کے موید کس قدر دنیا میں پیدا ہوئے اور خصوصاً اب وہ شخص کہاں ہے جسے الٰہی بخش صاحب دنیا میں لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے جو اس مشن کو جاری رکھے۔ بالمقابل جناب مسیحیت مآب کے متعلق آپ کو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہوں کہ جب آپ ان کے دارالمہام تھے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار کو انگریزی زبان میں ترجمہ کرانا منظور تھا۔ آپ خود ہی مجھے فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو کس قدر دقتوں کا سامنا ہوا تھا اور کن مشکلات کے بعد آپنے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پھر اس کے بعد ۹۴ و ۹۵ء کا زمانہ آیا اور پھر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تھی جس کو میں ترجمہ کرنے کے بعد بطور مشورہ میاں الٰہی بخش کے پاس لیگیا تو انہوں نے کئی دن اسی مشورہ میں لگا دئے۔ وہ بھی زمانہ گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد مغربیہ میں اپنی اشاعت منظور ہوئی تو پھر آپنے دیکھا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدموں میں آبیٹھے یہ وہ لوگ ہیں جن کی قلم کا لوہا خود یورپ میں مصنفین نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانوں نے عش عش کیا اب بتلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں اور پھر خود اسلام کی اشاعت میں زبان انگریزی کے ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان میں ہورہی ہے وہ دنیا کے کسی اور مرکز سے کہاں ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یاد کرو اور یہ زمانہ دیکھو کو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے لئے کوئی عبرت کا مقام نہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جس قسم کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کردیتا ہے کیا آپنے مقدمات کے حالات نہیں دیکھے کہ ان مقدمات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت میں خدا تعالیٰ نے پیدا کردئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہیں اور کوئی کم ہی ہوگا۔ اب تبلاؤ یہ مالی فتوحات آپکے لئے کوئی سبق کا موجب نہیں ہوسکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم پہونچانے والے کون ہیں کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات کے گرویدہ امراء اور جہالت میں گرفتار اہل دولت ہیں جو اس مدعی کے قابو میں آگئے اور جن کے مال وجان پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹھا رہا ہے یا یہ وہ لوگ ہیں کہ جو آپ لوگوں کے دنیاوی معاملات کو

سلجھانے میں اہل عقل سمجھے جاتے ہیں اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات میں رجوع کیا کرتے ہیں جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگوں کے خیال میں بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہیں ان کا خیال الہی و تیا انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام ملت لیا ہے۔

اب میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں جسکو میں نے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاویں۔

میں نے کتاب عصاء موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن میں جمع کیا جو مصنف عصائے موسیٰ نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من و عن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میاں الٰہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میاں الٰہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب میں لکھے جا چکے تھے اور میاں الٰہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمربستہ کی تو انہیں اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ میں ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہوں تو کیوں ان کو میاں الٰہی بخش وغیرہ استعمال نہ کریں لیکن جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے اور جس سے میں میاں الٰہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہیں جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھیں آشنا تھیں۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب اُن میں اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہ میں بھی اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک شت تک متزلزل نہیں ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا ہم کو پہلے علم نہیں تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانیں اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کریں یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ میں ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقویٰ اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو میں نے عرض کی نہ یہ کہ انہیں اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع میں خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہیں جھوٹے اعتراضوں کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہیں اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الٰہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ میں انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہیں اعتراضات کے ثبوت میں نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں انہیں نئے ثبوت مل گئے ہیں بعض خیرہ چشم اخبار نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو بیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار تھا۔ کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میں نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اُسے بھی انہیں اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آگیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ مبتلا ہیں۔ الٰہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیوں نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسروں کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید میں کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر کوئی بین ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آپ سے عرض کرتا ہوں۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً سنہ ۹۴ یا ۹۵ ۱۸ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگوں سے پیشگی قیمتیں لے لیں اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگوں کا مال اس طرح خورد بُرد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بدظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی اداکردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خریدکردہ جلدیں خواہ کیسی حالت میں ہوں ہمکو واپس دیکر اپنی اداکردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام میں آپکے سامنے یا منشی الٰہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونوں نے حضرت اقدس کی حمایت میں قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپ سے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر کیا میاں الٰہی بخش کو یا آپکو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پر کمربستہ ہوں تو اپنی فہرست اعتراضات میں اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جگہ دیں میرے نزدیک تقوے اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہاں اس کی ایک راہ اور تھی اور وہ یہ تھی کہ میاں الٰہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک جال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس جال اور فریب میں شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ جال میں معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کریں۔ صرف اس صورت میں مصنف عصاء موسیٰ کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات میں درج کرتا۔ والا بصورت دیگر ہم تو یہی کہیں گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ نے پیش کئے وہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ عرب ابو سعید صاحب بھی قادیان میں آگئے ہیں۔

میرے مکرم منشی صاحب مجھے ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اوٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپنے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی الٰہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپکو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہو سکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھ کر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپ کے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گکھڑ کا بھی افسوس رہا۔ میں نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا موئید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گکھڑ کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوت یا دعوی رسالت و احمدیت۔ یا انت منی و انا منک۔ وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں از سر نو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب جسٹرار کی تقرری بعہدہ پولٹیکل ایجنٹی قندھار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرتے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش حضرت کی اقتداء سے روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے مخالفت کر کے امیر کابل کے کانوں تک پہونچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی الٰہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمایت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت مآب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلدا لی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اب میں چند الفاظ میاں الٰہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کر کے اس نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسے سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) میں نے میاں صاحب سے سنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس تحریر میں صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء میں ہو رہا تھا۔ تو میں اتفاق سے منشی الٰہی بخش کو انارکلی میں متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت میں دعا کریں انہوں نے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اور مجھ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ میں مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس میں فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں الٰہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں الٰہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آویں گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ میں مظفر و منصور ہوئے اور جب میں پھر میاں الٰہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے عصاء موسےٰ میں اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بناء پر میاں الٰہی بخش تو موسیٰ تھے اور فریق ثانی فرعون فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان میں غرق ہوا۔

میں نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے اُنس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ انارکلی

مورخہ ۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھہ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
¼	۲۲	۱۲	۷	۳½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے، درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماویں ۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعود کے حضور پڑھا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چھاپا جاوے - ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء)

ہم امرِ حق سے مہدی تیرے حضور آئے
ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے

کیا کیا نشان خدا نے تیری سبب دکھائے
کچھ آسمان پہ دیکھے اور کچھ زمین میں پائے

باطل پرست ڈوئی جھوٹا نبی بنا جب
حق کے فرشتے اسکو پیشی میں تیری لائے

تونے اُسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے
آ پھر میرے مقابل سچا نجات پائے

وہ رعبِ حق میں آکے میدان سے بھاگ نکلا
آخر دعا کے حربے تونے اُدھر چلائے

کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تونے
تیری دعا نے کیا کیا رنگ اپنے ہیں دکھائے

تیرِ اجل ہے الحق تیری دعا مسیحا
یا خنجرِ قضا ہے جس نے عدو مٹائے

زر مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک
ہوش و حواس سارے اندوہ نے اُڑائے

صیون بنا کے رہنا پھر بھی مکان نہ پایا
بے خان و مان پھرا وہ در در پہ دھکے کھائے

تخم زنا بتایا اپنے تئیں جہان میں
عز و شرف کے پردے خود آپ ہی اُٹھائے

تھی جائیداد جتنی چھینی گئی وہ ساری
باقی رہا نہ کچھ بھی جز ہائے ہائے ہائے

دختر کا جل کے مرنا عورت کا پھر بگڑنا
اوپر یہ سارے صدمے انفاس تیری لائے

ممبر گر پڑا وہ فالج سے پھر مرا وہ
دُکھ کے پہاڑ اُسپر تقدیر نے گرائے

مجرم تھا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تھا
دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے

کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مرید اسکے
روٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے

ہوا یہی ہے آخر انجام کاذبوں کا
صدہا جہان میں ہمنے دیکھے اور آزمائے

شاہد ہیں اس سزا کے اخبار والے ساری
یہ واقعات ہمنے از خود نہیں بنائے

روشن نشان خدا نے پھر لیکھ میں دکھایا
آنکھوں کے کھولنے کو گولے عجب چلائے

اب بھی اگر نہ کھولیں آنکھیں ہماری دشمن
سمجھیں گو ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے

صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے
ہیں سینکڑوں زمین میں اپنے عدو سمائے

تیری علوِ شان سے جبکہ معاندوں نے
نافہمیٔ سخن سے کیا کیا ستم تھے ڈھائے

آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے
ویران مدفنوں میں لاکھوں نئے بسائے

بنتا تھا کوئی موسیٰ کوئی چراغ دین کا
فرعون تھے خدا نے طوفان میں بہائے

سمراج اداچھر ایسے ہزاروں مچھر
کیڑے مکوڑے بھنگر طاعون نے اُڑائے

اے مہدیٔ مبارک تجھ کو ہزار مژدہ
فتح و ظفر کے مژدے آفاق کو سنائے

تری ثنا میں پیارے ہم بھی تو ہیں گاتے
جو گیت قدسیوں نے افلاک میں ہیں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا برآمد
واز مطلعِ سعادت شمس الضحیٰ برآمد

یعنی امامِ برحق عیسیٰ مسیحِ مرسل
مہدیٔ دورِ آخر بدر الدجےٰ برآمد

شیدائے دینِ احمدؐ ہم و آلہٖ پیمبر
آئینۂ جمالِ شہِ انبیاء برآمد

آفت گرائے دلہا ظلمت زدائی جانہا
مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ برآمد

عکسِ رخِ حبیبِ شاہنشہِ ولایت
سردار اولیا و شہِ اصفیا برآمد

گفتند خیر مقدم قدسیانِ عالم
واز سوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا برآمد

گویند ناشناساں احمدؐ گذشت زینجا
واللہ بحلف گویم کاں مصطفیٰ برآمد

قولش بشرحِ قرآں تفسیرِ لاجواب است
رویش نظیرِ اکمل از انبیاء برآمد

علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت
جودش کنوزِ رحمت شہِ اسخیا برآمد

در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف
انفاسِ طیباتش ہمچوں صبا برآمد

شاید کہ گویم آں را صدیق آستان است
فاروقِ اعظم است آں یا مرتضیٰ برآمد

مامورِ ایزد است آں مغفورِ سرمد است آں
موعودِ احمدؐ است آں بس مجتبیٰ برآمد

چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد
جان پر ز نور دارد عین الحیا برآمد

علامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است
ہر کس کہ زاں شنید است آں حق گرا برآمد

شد قادیاں ز فیضش دار الامانِ جانہا
چوں بہرِ منکرانش سیفِ دعا برآمد

آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا
طاعون چو تیغِ براں بہرِ عدا برآمد

چرخِ سپہرِ گرداں فرشِ زمینِ غبرا
اہلاکِ دشمناں را چوں آسیا برآمد

بدقسمتانِ ملت صیدِ کمندِ مرگ اند
بدگوہرانِ دیں را سیفِ قضا برآمد

خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش
بدقسمتے کہ ازوے رو در اِبا برآمد

خوش قسمتے کہ کرد پائے ادب بکویش
بدطینتے کہ سویش بہرِ دغا برآمد

بادِ سمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش
چوں شعلۂ جہنم ذاتُ اللظیٰ برآمد

شرحِ کمالِ عشقش عبد اللطیفؓ گوید
کاں سنگِ دشمناں را کوہِ وفا برآمد

حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش
ہمچوں حزبِ مصطفیٰ ایں حزبِ خدا برآمد

رنگِ کرامتش بیں عبد الکریم دارد
کاں بر جبالِ اعدا چوں اژدہا برآمد

چوں حسنِ جانفزائش افزود حسنِ احسن
از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا برآمد

نورِ یقین و ایماں افزود نورِ دیں را
زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء برآمد

آں نائبِ محمدؐ افزود دینِ علی را
زاں در بلادِ یورپ دیں از علیٰ برآمد

شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علی ضیغم
خیبر شکست برہم شیرِ خدا برآمد

آں صادقِ صدوقاں ماہِ چہاردہ شد
زاں بدرِ صادقاں را حسن و جلا برآمد

ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دیں را
جانش فزود جانہا چوں ابتلا برآمد

شرحِ کمالِ جذبش عبد الرحیم گوید
ہم فضلِ حق ز فضلش پُر التقا برآمد

حمد و سپاسِ حق را حامد عیاں گذارد
کاندر رہِ اطاعت بس پارسا برآمد

از ہر طرف مبارک از ہر طرف سلامت
گویند قدسیانش کش مدعا برآمد

حق داد پاک او را ایں زمرۂ مریداں
نسبت باو چہ دارد کاں پر خطا برآمد

افسوس حاسداں را کز بے بصیرتیہا
زیشاں بحضرتِ او جور و جفا برآمد

دارند ناز و نخوت بربختِ تیرۂ خود
واز علمِ تیرۂ شاں جہل و عمیٰ برآمد

آں سدِ آہنی را از مکر و حیلتِ خود
گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا برآمد

آں سرورِ شہا عالی سعینہ سپہر ساند
ہر کس کہ پیشش آمد رو در فنا برآمد

باطل پرست بدین صید کمند حکمش
کسر صلیب عیسیٰ از حربہائے او شد
ہم بہتہو سراپا برہم شکست ازوے
زان بیدِ بیدیان ہم چون بید بے ثمر شد
ہر کس زگبر و ترسا تاب سخن ندارد
غالب نمود حق را از دست او خداوند
جیش معاند انرا برہم شکست رعبش
چون لیکھرام بدگو صد ہا قتیل سیفش
این تیرہ بخت بیدین ہمچون ہدف رسیدہ
مجبور گشت جانش پیش قضاء مبرم
پوشیدہ از جہانت ردّے خود از مسیحا
مال و متاع او را غارت نمود ایزد
دختر ہمرد اول ابدش زنش بلا کرد
آخر دعائے احمدؑ کارش تمام کردہ
اخبار ہائے عالم این ماجرا نوشتہ
این آیت ہویدا پیدا شد از خداوند
حسب بیان مہدی حسب زمان اعلان
اعجوبہ نشانہا ہمچون خورِ درخشان
اے شاہِ حق پرستان وے جامع معانی
این عاجز مبارک در راہِ تو بطلبد
لطفت امید دارد عشقت غذاء جانش
سوز فراقِ جانان جانش بسوخت آخر
دعوات مخلصانہ صرف عیال او کن

ہر بدسگالِ حق را تیر عنا برآمد
واز رایتِ چلیپا چہ سم دوا برآمد
واز آریا سراسر بوسے ریا برآمد
واز خانۂ نیوگی رسم زنا برآمد
ناقوس بت پرستان ہم بے نوا برآمد
وقت ظہور بناءِ خیر الورٰے برآمد
آن اخترِ ظفر با صد حسب لوا برآمد
ہمچون ڈوئی کاذب صد در بلا برآمد
چون بہر قتل خوکان تیر دعا برآمد
از بہر استحالش چون میرزا برآمد
دست اجل زر ویش پردہ کشا برآمد
واز بہر جسم و جانش صد درد دوا برآمد
واز مہر او فتادہ چون مبتلا برآمد
مفلوج گشت و مجنون بس نار روا برآمد
از بہر صدقِ احمدؑ این ماجرا برآمد
ہم در لیپش نشانے حیرت فزا برآمد
از صفت بست پنجم کاندر سما برآمد
(پنج شنبہ ۱۹۰۷)
این آیت سماوی قدرت نما برآمد
لطفت و تفقدت را شاہ و گدا برآمد
جان خستہ و نزار و پُر درد و دوا برآمد
رویت ضیاء چشمش بہر لقا برآمد
زین جا ستہا بکوئیت شور و بکا برآمد
این کمترین غلامے با صد رجا برآمد

(خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی) ۳ - اپریل ۱۹۰۷ء

مرے آقا مرے مولا مسیحائے زمان تو ہے
مثیل ابن مریم ہے بروزِ مصطفےٰ تو ہے
وہی تیرا محافظ ہے وہی تیرا نگہبان ہے
تجھے نصرت مبارک ہو تیرے احباب کو راحت
جہان میں شور ہے برپا مراکس حسرت و کہبر
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
یہ وہ مکار و موذی تھا کہ جس کا نام تھا ڈوئی
او ہو تو ت جب آئی تھی خودی سر مین سماتی تھی
انہیں مین پاؤن اپنے مین کہیل کر مار ڈالونگا
وہ کہتا تہا خدا سے مانگتا ہون مین دعا اپنی
وہ تہا اسلام کا دشمن وہ تہا اسلام منکر
نبوت کا لیے دعوی خلافت پہ تہا وہ نازان
بسایا شہر تہا جسمین جمع کی تھی بہت دولت
بسر کرتا تہا اپنی زندگی وہ مثل شہزادہ
جو پہنچے دن قریب مرنے کے تو صدمونکا بانظم
بہت کچہ اس کو مہلت دی نہ باز آیا مگر ہرگز
سزا کو توت کی اپنی دم پہر پانے لگا موذی
پہر کیا ذلت و خواری ہوئی فالج کی بیماری
اٹھائیں ذلتیں کیا کیا ہزیمت بنا میان کی
کہا ہے تو نہ کچہ باتین تہا نیا تہا
تو کہتا تہا نہی ہون نبی کہتا تہا ہون رسول
نہ پہر کام کچہ آئی نبوت چہن گئی ساری
امام وقت سے ہو کر مقابل ذلتیں دیکہیں
یہ دیکہا سیکڑون نے کہ ڈوئی ہوگیا غارت
خدا نے اسکو دی ذلت رہی اسلام کی عزت
یہ تم سے پوچھتا ہون مین آر مسیح کے کچھ ملون
اگر غیرت ہو کچہ دل مین ذرا بھی شرم رکہتے ہو
تمہاری تو مثل وہ ہو کہ جیسے بوند پانی کی
ارے اب ضد سے باز آؤ تعصب سے نہ جہلاؤ
مگر تم تو نہ سمجھے ہو نہ سمجہو گے کبھی ہرگز
نہ سمجہو دیکہو تم جانون بہت پچہتاؤ گے آخر

امام انس و جہان تو ہی تو ہی ہے ہادی و رہبر
تجھے خالق نے بھیجا ہے بناکر اپنا پیغمبر
اسی نے ساتھ بھیجا ہے فرشتون کا تیرے لشکر
خدا نے آج دکھلایا نشان سب سے یہ بڑھ چڑھ کر
رہا کرتا تہا وہ جو ملک امریکہ مین اک
خدا کا تجہ سے وعدہ تہا فنا ہوگا الگزنڈر
خدا نے جسکے بارہ مین خبر دی تھی ہو الابتر
تو کہتا تہا یہی اکثر یہ سب ہین مکھی و مچھر
زمینی سب یہ ہین کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ تر
مٹایا جائیگا دنیا سے نام اسلام کا یکسر
رسول پاک کو بھی وہ سناتا گالیان اکثر
خدا کہتا تہا بیٹے کو بنا تہا آپ پیغمبر
بنائی تھی مکان رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
کیا کرتا تہا اپنے زعم مین باتین بہت بڑھ کر
سمجھ لو موت سے آئی اگر چیونٹی کے نکلیں پر
تو آئے جوش مین کیا رگی پہر غیرت داور
خدا پکڑے کسی کو گر تو پہر جائے کہان بچکر
نہ دولت کام کچہ آئی اچہلتا تہا بہت جسپر
حرامی ہوگیا ثابت پڑی ناموس پر پتھر
تجھے ایسا سمجھتا تہا تیری تو اب کہلے جوہر
وہ سب منصوبہ بازی تھی تیری اب تہوک ہے منہ پر
مریدون نے کہا آکر کہ ہے تو تو کوئی کنجر
ہوئی کیا خانہ ویرانی پہری جورو مری دختر
ہوا کیا کیا زمانہ مین ذلیل و خوار و در ابتر
وہ کہتا تہا مثیل مصطفےٰ کو مکھی و مچھر
خدا کی فتح دیکھی اسے جھٹلاؤ گے کیونکر
تو ہے کافی تمہارے ڈوبنے کو پانی چلو بھر
ٹہرتی ہی نہین جسکے گھڑے پر جس طرح گر کر
امام وقت کو مانو تمہارے حق مین ہے بہتر
اگرچہ حق تعالیٰ بھی تمہین سمجھائے خود آکر
ہمارا فرض تہا کہنا سو ہم تو چھٹ گئے کہہ کر

امام دو جہان حق مین اس عاجز کے دعا کیجے
غم بخت نے مین رہتا ہے بہت بے چین یہ مضطر

نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر بدایونی قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کا شکر ہر دم چاہیئے کرنا اداؔ مضطر
کیا پیدا تجھے انسان دیا ہے فخر گویائی
عطا کین نعمتین کیا کیا اتارین رحمتین کیا کیا
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
بزرگی ہے تجھے زیبا فضیلت ہے تیرے شایان
چرند کیا پرند کیا ملک کیا جن و انسان کیا
تیری حمد و ثنا یارب ادا کیا ہو سکے مجھ سے
محمد ہو وہ پیغمبر زمین سے عرش اعلیٰ تک

نہین خاموش ہونا چاہیئے اہل زبان ہو کر
بنایا اس کی امت مین پیمبر ہے جو افضل تر
بجا لاؤن تیرے احسان میری طاقت ہے باہر
کسی کو کب یہ ہے طاقت تیری آگے اٹھائے سر
تو ہی تو مالک ارض و سما ہے خالق اکبر
جو کچھ کون و مکان مین ہین تو ہی ہے حکمران سب پر
مین اک انسان عاجز ہوں تیری ہے ذات اولاتر
کوئی کیسا ہی ڈھونڈے گر نہین ممکن ملے ہمسر

الٰہی بخش طاعون سے مرا۔ لاہور سے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہین کہ پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ الٰہی بخش بخار سے مرا ہے غلط ہے مین نے خود اگر .... اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا تہا انہون نے مجھے کہا کہ طاعون سے مرا ہے“ پیسہ اخبار نے گو طاعونی موت کو چھپایا ہے لیکن اس کا یہ لکھنا کہ وہ ایک

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید مین اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تھے اور شائع کیا کرتے تہے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہین۔ تعجب ہے ان لوگون کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابین۔ وہی حالات اور ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تہے اور اب مخالفت مین ہوتے ہین۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خبث نفس کا اظہار کرتے ہین بلکہ ایسی بے ہودہ کارروائیون سے سلسلہ الہام اور مکالمۂ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بنا کر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہین یہی حال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید ایسے لوگون مین سے جو اب تک زندہ ہین اس معاملہ مین اپنے بہائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچہ فائدہ حاصل کرین گے جس کو ان لوگون کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید مین الہام ہوتے تہے جو اس نے خود راقم کو اپنی الہام بک مین بھی دکہلائے تہے اور پہر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہو گیا تو اس کو مخالفت مین الہام ہونے شروع ہو گئے اور عناد مین اس قدر بڑھ گیا اور شیطانی دہوکے مین ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکہا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلہ فرعون یقین کرتا تہا اور اسیواسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکہی تہی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچہ نہ تہا اور اس کتاب مین لکہا تھا کہ مین نہ مرون گا جب تک اپنا کام پورا نہ کر لون اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تہا۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کے الہامات شیطانی تہے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کر دی اس کا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بہائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچہ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر مین چہپا ہے اور ذیل مین لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مین نے کل ۸ر اپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰ ۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہین دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اُس وقت رنج اور غم مین مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم مین سو گیا۔ بعد ۲ بجے رات کے آنکہ کھلنے کے بعد غنودگی مین اپنی رضائی مین پڑا ہوا تہا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیون کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہین اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہین اس واسطے مرزائیون کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتہ طلب کیا گیا ہے جو کچہ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیون کی نسبت شہادت پیش کرین گے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا اس واسطے بہائی مرزائیون کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہون کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابہی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کہلا ہے مرزائیونکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرین اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاوین ورنہ تمہارا بہی یہی حال ہوگا مین صرف بطور خیر خواہی آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون پہلے بہی بذریعہ قطع الوتین اور کہلے خط کے اطلاع دیگئی ہے اب پہر تبلیغ کرتا ہون۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف۔ پنشنر از امرتسر۔ ۹ر اپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس مین انہون نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبرون کیواسطے العیاذ باللہ عین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب مین گرفتار ہونیوالے ہین اس کا جواب دینے کی ہمین ضرورت نہین لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کے متعلق چند باتین عرض کرنے کے قابل ہین۔

(۱)۔ آپ لکہتے ہین کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپکے عقائد کے رو سے دوسرے جہان مین عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاتے ہین ورنہ فیصلہ خداوندی ادہورا رہ جاتا ہے تو ساتہ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہین ہو سکتی معمولی مقدمہ مین بھی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہئین اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہوگا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدون کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اُسی عزت کے ساتہ یہان سے تشریف لے جانے کی کوشش کرین اور اپنے ساتہ ایک نہین بلکہ بہت سے شاہد اور بہی اُسی عزت کے ساتہ لیجاوین مثلاً آپکے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیون کی مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہین خواہ اس شہادت مین یہی فتویٰ دینا پڑے کہ اسلام مین انسان چوری کرے زنا کرے جہوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبد الحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہین تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بیشک ساتہ لے لین) اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب (جن کو بسبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تہا اور مقدمہ بہی انہین کا بنایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (مگر شاید ان کو وہان کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کرین گے بہرحال آپ کوشش کرین) یہ چار نام مین یاد دلا دیتا ہون ان مین اور آپ کوشش کر کے ملا لین اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہ ہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہو جاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہئے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہین کہ ایک ہی روز کے طاعون مین دم بند ہو گیا اور اپنے گہر جانا بہی نہین ملا دوسرے کے گہر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتہ نہین گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گہسیٹے گئے ہین جیسا کہ اجوا الاثیم کا منشا تہا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار بہی نکرین اور فوراً طیار ہو جاوین۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ مین آپ ہمارے دوست تہے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بہی متوجہ کرتے ہین کہ رخصت ہونیسے پہلے اس امر پر بہی غور کر لین کہ شاہد جب عدالت مین گواہی دیچکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتہ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہدون کے جو بسبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کر کے جیل خانہ مین ڈال دئے جاتے ہین جہان سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کہانے کے اور کچہ نہین ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہین آئے کہین وہ حلف دروغی مین تو نہین دہر گئے ہین تو اس صورت مین آپکو اور آپکے ساتہیون کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کرین اور اس حلف دروغی کرنیوالے پر لعنت بہیجکر بروقت اپنا بچاؤ کر لین یہ بات بطور خیر خواہی کے لکہی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرارنامہ پر بہی غور فرما لین جو کہ آپنے میرے ساتہ ۱۹۰۶ء امرتسر مین کیا تہا۔ اور جس مین آپنے باصرار یہ لکہا تہا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپکے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کے برابر بہی مہلت نہ مل سکی۔ مین آپکو خیر خواہی سے کہتا ہون کہ آپ غور کرین

(۵) اور اسی خیر خواہی کیساتہ مین آپکو یہ بہی کہتا ہون کہ اگر آپنے فی الواقع ایسا رویاء دیکہا ہے تو علم تعبیر مین لکہا ہے کہ انسان بعض دفعہ اپنے بد اعمال کیوجہ سے بزرگون کو بری حالتین دیکہتا ہے جو در اصل ان کے اپنے نفس کا نقشہ ہوتا ہے ذکر ہے کہ ایک بدقسمت نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تہا کہ نعوذ باللہ آپ آگ مین جل رہے ہین چند روز کے بعد وہ مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور وہی اس کا عیسائی ہونا اسکو قبل از وقت دکہایا گیا تہا اس واسطے آپ اس خواب سے اور اس کی تعبیر سے بہی اگر چاہین تو فائدہ اٹہا کر سعادت حاصل کر سکتے ہین ورنہ جو نتیجہ پہلے مکذبون کا ہوا وہ ظاہر ہے +

وصیّت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

یَں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کُل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے لہذا اُن تمام ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے مَیں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط منتشرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیّت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جائیداد اس وقت ایک دوکان ادویات جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اُس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں مَیں آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰ؐ) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مَیں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد بالسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جسکا مفصل ذکر مَیں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے مَیں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) مَیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مَیں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ ہرگز نہ ہوگی جس کا ذکر مَیں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے مَیں رقم اخراجات انجمن مذکور کے حوالہ کردوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے ہوا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کیا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری باقی جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کار پردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن ضروری کہ میری جائیداد موصی کی مراد لاش بھی کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جبتک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہو سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ (۸) میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش بیابت جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

ڈاکٹر عباد اللہ ولد امیر الدین کٹرہ جھیل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار کٹرہ جھیل سنگھ۔ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

نور الدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور قوم ککے زئی حال وارد امرتسر کٹرہ جھیل سنگھ۔ لائسنسدار نمبر ۹

وصیّت ۱۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن پنڈی چری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے۔ مَیں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک مکان کے

ایک گاؤں میں ہے - اور کم حیثیت ہے - اس واسطے میں ملتجی ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ میں اور ۱/۳ مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں - گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے -

العبد

محمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد

بقلم خود محمود

گواہ شد

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبد الرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خراد ی باشندہ شہر جالندھر - حال کلرک دفتر پی ایم آر انڈیا پاکستلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۱۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُس کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور اب بھی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جایداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کر کے اُس کی قیمت وصول کر لے -

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا -

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اَب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جایداد جو وصیت فنڈ میں آ چکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دوں گا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کر سکا تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں -

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضا الہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا -

العبد

وصیت کنندہ خاکسار عبد الرحمن بقلم خود

گواہ شد

بندہ عبد الغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرسس نیکلری انڈیا

گواہ شد

برکت علی بقلم خود دفتر سنٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ

وصیت ۱۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی نبی محمد ولد میاں نتھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن بھلور حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا -

۵- میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

۶- میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ ہوں گی - دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پرداز ان

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷ - میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے نقرہ ۴ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کی طرف ۔ اور اگر اُن اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور اب میں اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے اور جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے ۔ اور پسماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے ۔

۸ - یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یہی وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر نقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں ۔ میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ۔

۹ - یہ کہ اگر نقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوں میں اُن کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا ۔

العبد

شبیر محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد

احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور
بقلم خود

گواہ شد

امام الدین وسینٹ کلیم کلرک دفتر ڈی ٹی ایس لاہور
۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم مسمیان سید ناصر شاہ و سید فضل شاہ ولد سید عثمان شاہ و مسماۃ حاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں ۔

ہم خلیفہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور اُن کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں ۔

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اُس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہونگے ۔

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائیداد کی قیمت کا اندازہ کیا ہے جو حسب ذیل ہے ۔

(ا) مکان دو منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ ۔

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی نیز ہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائیداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کے ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بمواجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کر دیا ہے ۔ اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرا دیا ہے ۔

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم کی ہوگی اُس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اُس کو منہا کرنیکے بعد بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے ۔

۶ - یہ کہ ہم میں سے قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اُس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کر کے قادیان دارالامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز و تکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین - اللھم صل وسلم وبارک علی محمد و آل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین ۔

دستخط سید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مساۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مساۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب مینیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

وصیت ۱۵۸

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور) مرید اور پیرو ہوں اور صدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اس کے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہونگا۔

۳ (الف) میری جائداد اس وقت اراضی زرعی ملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیل ۔۔ کنال کا نصف ۔۔ کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ پنڈی رام پور و گہرلی ۔۔ کنال بعد منہائی ۱/۳ حصہ تعدادی ۔۔ کنال نصف حصہ ۔۔ کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی ۔۔ کنال ہے اپنی حصہ سے ۱/۱۰ حصہ اراضی تعدادی ۔۔ کنال کی قیمت بالمقطع ۔۔ روپیہ باقساط ذیل۔

اخیر جنوری ۱۹۰۸ء ۔۔ اخیر جولائی ۱۹۰۸ء ۔۔ اخیر جنوری ۱۹۰۹ء ۔۔ اخیر جولائی ۱۹۰۹ء ۔۔ اخیر جنوری ۱۹۱۰ء ۔۔ اخیر جولائی ۱۹۱۰ء ۔۔

ادا بدست کار پردازان انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ زر باقی میرے واجب الادا کے حسب رسد اراضی ملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لیلیوے (ب) علاوہ اسکے میری جائداد موروثی میں میرے مر جانے پر جسقدر موروثی میرا ترکہ ہو اس سے بعد وضع قرضہ ۱/۱۰ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیا جاوے (ج) آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا۔

۴۔ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ ما تعلم نفس باسی ارض تموت الدبر۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ نلاسی

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و ولد نور دین ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد - شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن پنڈی رام پور حقیقی بھتیجا موصی

گواہ شد - مسمات نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری بٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائداد نہیں اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا - ۵ - میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کر دیا ہے میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے - دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کی متعلق جسقدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت جس کا ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی ادا کرنے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں روک نہ سکا اور ایسا ہی اگر یہ رقم ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے - (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا اسوقت مجھکو علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے تو اسصورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی -

۲ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانیکی کوشش کیجاوے اور جب تک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے [illegible] امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہوسکتی ہے۔ (۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش ۔۔ میں جمع کرا [illegible] میری متروکہ جائداد سے [illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں شیر محمد صاحب ۔ میرپور ۔ ریاست جموں
میاں نظام الدین صاحب ولد روڈا ساکن کٹاریاں ڈاکخانہ خاص
میاں حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرتسر
علی شیر خان صاحب ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال
شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور بندوبست ۔ ایبٹ آباد
شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب ۔ گرداور چونڈہ باجوہ ۔ ضلع سیالکوٹ
فقیر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گچھی ڈاکخانہ بیڑ ۔ ضلع ہزارہ
محمد عرفان صاحب ولد امان اللہ صاحب 〃 〃
محمد جان صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن تھیانھین ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ
رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کاٹھ گڑھ
عبدالواحد صاحب 〃 〃 〃
علی احمد خان صاحب ڈیٹریری اسسٹنٹ ولد غلام قادر خان صاحب ۔ شہر ونہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور
سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیاں تحصیل پسرور ۔ سیالکوٹ
لبھا 〃 〃 〃 〃 〃
حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب 〃 〃 〃
میاں بہاول الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں حیات محمد صاحب 〃 〃 〃
الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃 〃
جمعیت صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
بدرالدین ۔ امیر بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں ولی داد صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب ترکہان ۔ گولیکی ضلع گوجرات
میاں خلاص جٹ 〃 〃 〃
میاں دل محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں عبدالکریم صاحب ۔ گھوڑے واہ ضلع گورداسپور
میاں محمد دین صاحب سدلائیکے گرواٹہ ڈاکخانہ چونڈہ کے سیالکوٹ
میاں جلال الدین صاحب 〃 〃 〃
میاں اقبال دین صاحب 〃 〃 〃

میاں امام دین صاحب سولائیکے ڈاکخانہ چونڈہ کے تہانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)
میاں اللہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں امام الدین صاحب ۔ گریام نوان شہر جالندھر
میاں نظام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں امرار الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں عزیز الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
دختر امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
میاں امام الدین صاحب گرایان بہلولد سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
مسمات وزیری بنت سعدی سجے پور
شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف ارشید شہزادہ حیدر جنگ صاحب رضا لودیا
میاں غلام محمد صاحب ۔ سرگودہ
عنایت اللہ خان صاحب شہزادہ ۔ منہہ سوجہ
حکیم احمد نواز صاحب شہر میانوالی
اہلیہ تاج بخش صاحب مرحوم اگراٹیسیان جگراون لودیانہ
احمد الدین ۔ حیات محمد صاحب چوکنانوالی ۔ کنجاہ ۔ گوجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ پڑھیوں ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور زندہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

۴ اپریل کے ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴ ۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہیں یہ وہی تاریخ ہے جس میں بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔

یہ پیشگوئی

جس کتاب میں تھی اس کیلئے ایک خاص رعایت کرتے ہیں ایسی رعایت جو پھر کبھی ہونے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیوں کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈیمی کاغذ چھپی ہوئی حجم ۵۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت ۵ رعایتی ۴ مجلد ۱۱ر زیادہ ۔ دس جلد مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۱۴ر ۔ ۱۴ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جو درخواستیں آئیں گی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۵ اپریل کے بعد یہ کتابیں اصل قیمت پر ملینگی ۔
المشتہر ۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا ۔ افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی و یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فایدہ پہونچیگا ۔ نورالدین

المخطبۃ ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں ۔ چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر
نوٹ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے ملئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ وار ہیں نہ کہ اہل بدر۔ اس کے متعلق تمام خط وکتابت عرب صاحب سے کر کے احباب فیصلہ کر لیں محکمہ بدر کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایڈیٹر)

تم سے چاند اور دن کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ میں نے ایک کتاب مسمی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس میں آٹھ فصلیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل میں اوامر الہیہ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ الحمد شریف سے سورۃ والناس تک۔ دوسری فصل میں نصائح ہیں مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ۔ تیسری فصل امثال عجیب وغریب طرز پر ہے۔ چوتھی فصل میں عربی روزمرہ بول چال سوال وجواب۔ پانچویں فصل میں صرف ونحو سہل طرز میں۔ چھٹی فصل لطیفے اور چیستان۔ ساتویں فصل فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے۔ آٹھویں فصل۔ فوائد ماخوذ از درس حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بطور سوال وجواب۔ جو میں نے چھ برس میں ذخیرہ کیا ہے۔ خاتمہ۔ ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج۔ زکوۃ۔ نماز عیدین نماز جنازہ۔ اس کتاب کے دو کالم ہونگے ایک میں عربی اور دوسرے میں اردو۔ اور وہ میرے خیال میں ۲۰۰ سو صفحہ سے زیادہ ہوگی۔ اور اس پر قریباً تین ۳۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایک ہزار ۱۰۰۰ جلد چھاپی ہے قیمت فی جلد ۱۲ مقرر کیگئی ہے اور شائع کی جاوے گی۔ اور ایک کتاب مسمی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمیں اور نثریں اکٹھی کیگئی ہیں اور اس پر قریباً دو ۲۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا اسکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فی جلد ۸/ پس تین ۳۰۰ سو روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو ۲۰۰ سو روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک سو حصہ پر تقسیم کیگئی یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے۔ پس ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کریں۔ کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو۔ ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہیں۔ **شرائط شراکت** (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا۔ (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ روپیہ بھیجیگا اس کی رسید مع شہداکرام اس کی خدمت میں ارسال کیجاویگی۔ (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھاپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت۔ مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کر کے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماویں وہ بندہ کو اطلاع بخشیں اور مبلغات ارسال فرماویں۔ **المشتہر** عبدالحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور۔ نوٹ۔ جسوقت حصص جمع ہونگے سب نام بذریعہ اخبار شائع کر دئے جاویں گے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔